سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ یکم مئی بوقت ۷ ½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

نیا سال نئے عزم کے ساتھ شروع کریں

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان

آج یکم مئی ہے اور آج سے صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا نیا مالی سال شروع ہو رہا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ نیا سال نئے عزم کے ساتھ شروع کریں۔ یعنی اپنے اِس عزم کی تجدید کے ساتھ نئے سال میں قدم رکھیں کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو نہ صرف نبھائیں گے بلکہ اپنا عہد نبھانے کے معیار کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں گے۔ دیگر قربانیوں کے ساتھ ساتھ مالی قربانی کے میدان میں بھی ان کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ اور اِس طرح وہ ثابت کر دکھائیں گے کہ ہماری نمازیں اور ہماری قربانیاں حتیٰ کہ ہمارا مرنا اور ہمارا جینا سب خدا ہی کے لئے ہے۔

مَیں احباب جماعت کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ آج دنیا میں خدا تعالیٰ کے قرب کا میدان خالی ہے اور اس نے اپنا مسیح بھیجکر اور ہمیں اس کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرما کر دعوت دی ہے کہ ہم آگے آئیں اور اس میدان کو خالی نہ رہنے دیں۔ پس اے برادرانِ جماعت آگے بڑھو۔ اپنی قربانیوں کے معیار کو بڑھاؤ اور اس حد تک بڑھاؤ کہ ہمارا خدا ہم سے راضی ہو جائے اور ہمیں اپنی جناب میں قبول فرمالے۔ آمین

خاکسار:- مرزا ناصر احمد یکم مئی ۱۹۶۴ء ربوہ

حضرت مولوی محمد دین صاحب کی علالت

حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان عرق النسا کی تکلیف کے باعث علیل بیمار ہیں۔ آپ آجکل سرگودہا میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

برائے توجہ ضلع وار امرا

صدر انجمن احمدیہ کے فیصلہ کے مطابق جو ضلع وار اجتماعات برائے تربیت عہدیداران منعقد کئے جا رہے ہیں۔ ان میں مرکزی نظارتوں کے نمائندوں اور خصوصاً نظارت بیت المال کے نمائندہ کو بھی مدعو کیا جایا کرے۔ تاکہ وہ اپنے اپنے محکموں کے متعلق ضروری ہدایات عہدہ داران کو دے سکیں۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ)

ہمارے سپرد ساری دنیا کی اصلاح کا کام کیا گیا ہے

خدا تعالیٰ سے مسلسل استعانت کے بغیر ہم اس میں کامیاب نہیں ہو سکتے

دار الرحمت شرقی کے خدام سے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا خطاب

ربوہ ــــ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۶۴ء کو ساڑھے پانچ بجے شام مجلس خدام الاحمدیہ دار الرحمت شرقی (الف) کے زیر اہتمام منعقدہ ایک خصوصی تقریب میں خدام سے خطاب کرتے ہوئے انہیں ان کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور ان وسائل پر بھی روشنی ڈالی جنہیں اختیار کر کے وہ ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا احمدی ہونے کی حیثیت میں ہمارے سپرد ساری دنیا کی اصلاح کا کام کیا گیا ہے۔ یہ اتنا عظیم اور اتنا کٹھن کام ہے کہ بظاہر اس کی انجام دہی ناممکن نظر آتی ہے۔ لیکن اگر ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع میں ایاک نعبد و ایاک نستعین پر کماحقہ عمل پیرا ہوتے ہوئے حتی المقدور پوری کوشش اور پوری جدوجہد سے کام لیں۔ اور پھر ساتھ کے ساتھ متضرعانہ دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے مسلسل استعانت کو اپنا شعار بنائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ بظاہر ناممکن نظر آنے والا کام یہ انتہائی مشکل اور کٹھن کام ہمارے ذریعہ پایۂ تکمیل کو نہ پہونچے۔ ہماری کامیابی کا راز ان تھک محنت اور مسلسل دعاؤں میں مضمر ہے۔

تقریب کی نوعیت

یاد رہے مجلس خدام الاحمدیہ دار الرحمت شرقی (الف) نے سال رواں کی سہ ماہی اول میں ربوہ کی جملہ مجالس میں اول رہ کر علم انعامی حاصل کیا ہے۔ اس کامیابی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی غرض سے مورخہ ۲۸ اپریل کی شام کو ایک تقریب منعقد کی گئی تھی جس میں مجلس مذکور کے عہدہ داران اور خدام کے علاوہ مجلس مقامی ربوہ اور مجلس مرکزیہ کے بعض عہدہ داران نے بھی شرکت فرمائی اور صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس مرکزیہ نے ادا فرمائے۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محمد اسلم صاحب شاد نے کی۔ بعدہ منصور احمد صاحب غیر قائد مجلس خدام الاحمدیہ دار الرحمت شرقی (الف) نے سہ ماہی اول کی کارگزاری پر مختصر رپورٹ پیش کی۔

(باقی صفحہ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ مئی ۱۹۶۷ء

حبّ الوطن من الایمان

ایک مشہور صحافی نے ایک مشہور ہفت روزہ میں "پاکستان کی سیاسی وحدت" کے زیر عنوان ایک مفید مضمون لکھا ہے جس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:۔

"یہ سوال جذباتی سطح سے کسی قدر بلند ہو کر سوچنے کا ہے کہ پاکستان کی سیاسی وحدت کی صحیح اور مناسب صورت کونسی ہے؟ کیا اس سیاسی وحدت کی تکمیل مسلم لیگ کے ذریعے یا دینی وحدت کی بناء پر ممکن ہے؟ اگر ممکن ہے تو پھر غیر مسلم لیگی اور غیر مسلم اس ملک میں کس حیثیت سے رہیں گے؟ اگر دینی وحدت کی بناء پر اس سیاسی وحدت کا امکان نہ ہو تو غیر مسلموں اور غیر مسلم لیگیوں کے لئے کون سا راستہ ہے؟ جس پر چل کر وہ نہ صرف اس سیاسی وحدت کا جزو لاینفک بن جائیں۔ بلکہ ملک کی خدمت کا شوق ان کے دلوں میں بھی زندہ و تازہ رہے!

اس سوال کا ایک جواب تو ماضی قریب میں ملتا ہے کہ حضرت قائد اعظم نے قیام پاکستان کے بعد ملک میں بسنے والے تمام لوگوں کو بلا لحاظ عقیدہ و رنگ و نسل پاکستانی قرار دیا تھا۔ ظاہر ہے کہ ان کا یہ اعلان اس امر کی طرف اشارہ کرتا تھا کہ آئندہ پاکستان کی سیاسی وحدت کا مدار وطن پر ہو گا۔ دوسرا جواب سعد زاغلول کے اس رویے سے ملتا ہے جب انہوں نے اسیری سے رہائی پا کر وونر کمیشن کے سامنے قومی مطالبات پیش کرنے کی تیاری کی اس وقت مصر کے عیسائیوں کا ایک وفد انہیں ملا اور آئندہ دستور میں اپنی ستره فی صدی آبادی کی پوزیشن مستحکم کرنے کے لئے اقلیتی فرقے کے حقوق پر مشتمل ایک سربمہر دستاویز انہیں پیش کی کہ اگر وہ ان مطالبات کو حیثیت مقننہ سے منوا لیں تو مصر کے عیسائی قومی اور ملکی معاملات میں ان سے ہم آہنگ رہیں گے۔ سعد زاغلول نے وہ لفافہ لے لیا اور جوں کا توں اپنے کاغذات میں رکھ لیا۔ وفد سے کہا کہ تمہارے مطالبات میں ذاتی طور پر مان لیتا ہوں اور شاہ سے انہیں منظور کرانے کا وعدہ کرتا ہوں۔ اس پر ایک گھاگ سیاسی نے کہا کہ جناب! جن مطالبات کو آپ نے پڑھا نہیں، سمجھا نہیں۔ ان کی منظوری کہیں "سیاسی وعدہ" تو نہیں؟ سعد زاغلول نے لفافہ کی طرف نظر اٹھائے بغیر مخاطب سے کہا کہ آپ اوّل و آخر مصری ہیں۔ میں جانتا ہوں آپ ملک کی آبادی میں ستره فی صد ہیں۔ آپ کے مطالبات چونتیس فی صد ہو سکتے ہیں۔ چالیس فی صد ہو سکتے ہیں۔ حد یہ کہ پچاس فی صد تک ہو سکتے ہیں اور اس حد تک مجھے منظور ہیں اس لئے مطالبات کو پڑھنے اور سمجھنے کی ضرورت کیا ہے؟ وفد جو صرف پچیس فی صد کا طالب تھا یہ سن کر مطمئن ہو گیا وہ دن اور آج کا دن! مصر کے قبطیوں کے متعلق دنیا نے کبھی نہیں سنا کہ انہوں نے قومی اور ملکی تقاضوں سے کبھی اغماض برتا ہو یا مصری مفاد کی حد سے باہر سوچا ہو۔ کسی خارجی طاقت سے کوئی ساز باز کی ہو۔ آپ مصر جائیں تو مسلم اور قبطی میں کوئی فرق محسوس نہیں کریں گے وہی زبان، وہی ثقافت، وہی عربی نام، وہی یکساں لباس۔" (چٹان ۲/۶۴، ۲۷ مئی ۱۳)

پاکستان کی سیاسی وحدت بظاہر ایک سیاسی معاملہ ہے لیکن آجکل چونکہ قومیت جغرافی حدود سے تعلق رکھتی ہے اور باوجودیکہ ایک ملک میں مختلف نسلوں مختلف زبانوں اور مختلف مذاہب کے لوگ موجود ہوتے ہیں۔ جو ایک قوم کہلاتے ہیں۔ مثلاً بھارت اور پاکستان کی یہی حالت ہے تاہم ہر بھارتی بھارتی کہلاتا ہے اور ہر پاکستانی پاکستانی کے نام سے موسوم ہو گا اس لئے یہ ایک اخلاقی سوال بھی بن جاتا ہے کیونکہ جب تک ایک ملک کے رہنے والے اس ملک کی بہبودی اور سالمیت کے خواہاں اور ممد و معاون نہ ہوں ملک میں امن قائم نہیں ہو سکتا اور نہ ملک و قوم کوئی ترقی کر سکتے ہیں۔ اسی لئے جیسا کہ مشہور ہے "حب الوطن من الایمان" یہ ایک نہایت اچھا قول ہے۔ کیونکہ یہ ایک فطری امر ہے کہ انسان اپنے ماں باپ، بچوں، اپنے کنبہ، اپنے محلے، اپنے شہر اور پھر اپنے علاقہ اور آخر میں اپنے ملک سے درجہ بدرجہ محبت رکھتا ہے اور عقلمندی کا تقاضا ہے کہ ان تمام محبتوں میں انسان توازن قائم رکھے۔ بعض لوگ اس قسم کے نیشنلزم کے سخت خلاف ہیں۔ اور اس کو اسلام کے منافی سمجھتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ عام طور پر انسان ان تمام درجہ بدرجہ محبتوں میں توازن قائم نہیں رکھ سکتا۔ تاہم حب وطن حب انسانیت کے قطعاً منافی نہیں ہے۔ اسلام نے صلۂ رحمی اور حق ہمسائیگی پر بڑا زور دیا ہے اس کے یہ معنی نہیں کہ دوسرے لوگوں سے نفرت کی جائے یا ان کے ساتھ عدل و انصاف کا سلوک نہ کیا جائے اسی طرح دوسرے ملکوں کے لوگوں سے عدل و انصاف ہونا چاہیئے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک نہایت پرحکمت فطری نظام ہے کہ جتنا کوئی قریب ہوتا ہے۔ اتنی ہی اس سے محبت ہوتی ہے۔ یا ہونی چاہیئے کیونکہ رشتہ داروں اور ہمسایوں کی ضروریات کو دوسروں کی نسبت انسان زیادہ سمجھتا ہے اور اس طرح ان کی زیادہ سے زیادہ مدد کر سکتا ہے۔ اسی طرح جو ملک جغرافیائی لحاظ سے ایک ملک کہلاتا ہے جیسا کہ پاکستان ہے اس کے رہنے والوں میں بعض عام مسائل میں تعاون اور تعلقات نہ رکھے جائیں تو ان کی اپنی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔ جو قوم جغرافیائی لحاظ سے ایک قوم بن جاتی ہے خواہ اس میں مختلف نسلوں، مختلف مذاہب اور مختلف بولیاں بولنے والے گروہ ہوں مشترک اور عام ملکی مسائل میں ان کی یکجہتی نہایت ضروری ہے اور ہمیں یقین ہے کہ متذکرہ بالا مضمون میں سیاسی وحدت کے یہی معنی لئے گئے ہیں اور ظاہر ہے کہ جب تک کسی ملک میں سیاسی وحدت نہ ہو وہ ملک نہ تو ترقی کر سکتا ہے اور نہ اندرونی امن قائم رکھ سکتا ہے۔ اور جس ملک میں اندرونی امن قائم نہ رہ سکے وہ ملک آج بھی تباہ ہوا اور کل بھی۔ اس لئے یہ مسئلہ جس کو صحافی موصوف نے چھیڑا ہے نہایت اہم ہے اور ہر صاحب فکر پاکستانی کے لئے لمحہ فکر کا طالب ہے۔

یہاں تک تو ہم صحافی موصوف کی پرزور تائید کرتے ہیں۔ اور مانتے ہیں کہ ملک قیام امن اور سالمیت کی خاطر سیاسی وحدت لازمی چیز ہے تاہم ہم صحافی موصوف سے بعض باتوں میں جو اس نے مضمون میں آگے چل کر فرمائیں ایک حد تک اختلاف بھی رکھتے ہیں۔

صحافی موصوف "مانعین زکوٰۃ" کا ذکر کرکے اور یہ بتا کر کہ کس طرح ان سے فوجی خدمت لینی بند کر دی گئی تھی اور پھر حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی نصیحت پر عمل کرکے کس طرح دو سال کے بعد حضرت مثنیٰ سپہ سالار کی درخواست پر ان سے یہ پابندی اٹھا لی تھی فرماتے ہیں:۔

"دو برس گزر جانے پر ہی اگر سیاسی باغیوں کی خطائیں معاف ہو سکتی ہیں تو آج ستره برس گزرنے پر ایسے لوگوں کی خطائیں معاف کرنے میں کیا مضائقہ ہے جو ملک و وطن کی خدمت کرنا چاہتے ہیں لیکن جو مسلم لیگ کے حصار عافیت میں نہ داخل ہو سکتے ہیں۔ نہ مسلم لیگ اپنی محدود سطح سے اوپر اٹھ کر قومی اور ملکی سطح پر کسی ایسی جماعت کا داعی ہے جس میں تمام پاکستانی بلا لحاظ عقیدہ و نسل شامل ہو سکیں۔ کیا صدر مسلم لیگ سے جو اس وقت بفضلہٖ صدر مملکت بھی ہیں۔ اس بارے میں یہ کہنے کا وقت نہیں آگیا ہے کہ نہ سہی

مسکرا دے تقصیر امید کرنے منتظر
یا بڑھا کے چل، ذرا سی بات کو افسانہ کر"
(ایضاً صفحہ ۲)

ہماری دانست میں صحافی موصوف نے یہاں غیر موزوں گریز کی ہے۔ پاکستان میں کوئی گروہ ایسا نہیں ہے جس پر اس معنی میں کسی قسم کی پابندی ہو جیسی کہ "مانعین زکوٰۃ" پر لگائی گئی تھی۔ البتہ پاکستان میں انفرادی طور پر یا جماعتی طور پر ایسے لوگ ضرور موجود ہیں جنہوں نے پاکستان کی مخالفت کی تھی اور جنہوں نے اپنے ۱۶ سالہ کردار سے یہ تاثر دیا ہے کہ انہوں نے "مانعین زکوٰۃ" کی طرح توبہ نہیں کی اور نہ اپنے گزشتہ کردار کے لئے متأسف ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ قائد اعظم مرحوم نے تو اپنے متذکرہ بالا اعلان سے ہی سب کو معاف کر دیا تھا مگر افسوس ہے ان لوگوں میں سے بہتوں نے اس کی قدر نہیں کی اور علانیہ اور مخفی طور پر تخریبی سرگرمیاں جاری رکھیں اور ابھی تک وہ تائب نہیں ہوئے۔ اب جو لوگ تائب نہیں ہوئے ان کو کھلا نہیں چھوڑا جا سکتا البتہ جو لوگ تائب ہو چکے ہیں حکومت ان سے قطعی تعرض نہیں کرتی نہ پہلے نہ اب۔ صحافی موصوف کا یہ تاثر بھی غلط ہے کہ جو لوگ مسلم لیگ میں شامل نہیں وہ کوئی سیاسی حیثیت نہیں رکھتے اور ان کا وجود ملک کی سیاسی وحدت کے منافی سمجھا جاتا ہے۔

جو لوگ پاکستان کے سچے محب ہیں اور دل سے اس کے بہی خواہ ہیں خواہ وہ مسلم لیگ میں شامل ہوں یا نہ ہوں پورے پاکستانی ہیں اور ان کے یقیناً وہی سیاسی حقوق ہیں جو مسلم لیگیوں کے ہیں۔ حکومت کی نظر میں خواہ حکومت مسلم لیگ کی ہو سب پاکستانی پاکستانی ہیں اور دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو ان سے یہ حق چھین سکتی ہے لیکن جو لوگ فرداً فرداً یا اجتماعی طور پر حکومت کے باغی ہیں اگر حکومت ان سے باغیوں کا سا سلوک کرے تو ہمیں یقین ہے صحافی موصوف کے نزدیک بھی اس میں حکومت حق بجانب ہو گی۔

"حب الوطن من الایمان"، کا جو شخص بھی مظاہرہ کرے گا خواہ وہ پہلے کچھ بھی رہ چکا ہو ہو نہیں سکتا کہ حکومت خواہ مخواہ اس سے تعرض کرے۔ حضرت مثنیٰؓ نے اگر مانعین زکوٰۃ کی سفارش کی تھی تو اس لئے کہ وہ ان لوگوں کے کردار سے مطمئن ہو چکے تھے کہ وہ دل سے تائب ہو چکے ہیں۔ اسی طرح اگر وہ لوگ جنہوں نے پاکستان کی مخالفت کی تھی واقعی دل سے تائب ہو چکے ہیں تو ان کو اب اطمینان اپنے کردار سے ملک و قوم کو دلانا شرط اوّل ہے ہزاروں لوگ ہیں جو پاکستان کے مخالف تھے

(باقی صفحہ ۔۔ پر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عظیم الشان نشان

عربی زبان میں خطبہ الہامیہ

کلام أفصحت من لدن رب کریم (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

اس کلام میں خدا کی طرف سے فصاحت بخشی گئی ہے۔

— از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر ربوہ —

(۱)

۱۱ اپریل ۱۹۰۰ء کو عید الاضحی کے دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کے ارشاد اور وحی سے عربی زبان میں خطبہ عید الاضحی دیا۔ جو خطبہ الہامیہ کے نام سے معروف ہے۔ عرفہ کے دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ خلیفۃ المسیح الاول کو ایک رقعہ کے ذریعہ یہ اطلاع بھجوائی کہ میں آج دن اور رات کا اکثر حصہ دعا میں گزارنا چاہتا ہوں۔ چونکہ دوست باہر کے مقامات سے عید کی نماز کے لئے ۱۰ اپریل کو ہی قادیان پہونچ گئے تھے۔ اس لئے حضور نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اس وقت موجودہ دوستوں کے اسماء اور پتے بھی تحریر کر کے بھجدیں۔ اس ارشاد کی تعمیل فوری کر دی گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ دن اور رات کا اکثر حصہ دعاؤں میں گزارا۔ اور اس دن مغرب اور عشاء کی نماز جمع ہوگئی اور حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ چونکہ میں خدا تعالیٰ سے وعدہ کر چکا ہوں کہ آج کا دن اور رات کا حصہ دعاؤں میں گزاروں۔ اس لئے میں جاتا ہوں تاکہ تخلف وعدہ نہ ہو۔

دوسرے دن ۱۱ اپریل کو عید یعنی حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹی نے حضرت اقدس کی خدمت میں صبح کے وقت حاضر ہو کر عرض کی کہ حضور آج تقریر ضرور کریں خواہ چند فقرات ہی ہوں اس پر حضور نے فرمایا خدا نے بھی یہی حکم دیا ہے۔ آج صبح کے وقت الہام ہوا ہے کہ

"مجمع میں عربی تقریر کرو۔ تمہیں قوت دی جائے گی"

میں کوئی اور مجمع سمجھتا تھا شاید یہی مجمع ہو اور نیز الہام ہوا ہے۔

کلام افصحت من لدن رب کریم۔

اس کلام میں خدا تعالیٰ کی طرف سے فصاحت بخشی گئی ہے۔

(۲)

اس دن عید الاضحی کی نماز حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے پڑھائی اور خطبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے اردو زبان میں دیا۔ بعد ازاں حضور نے فرمایا کہ میں الہام ربانی کے ماتحت اب عربی زبان میں خطبہ دوں گا۔ اور حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کو اس خطبہ کے لکھنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ حضور نے یہ خطبہ انتہائی فصیح و بلیغ عربی میں دیا۔ جو ایک اعجازی حیثیت رکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس خطبہ کے متعلق خود فرماتے ہیں:۔

"تب میں عید کی نماز کے بعد عید کا خطبہ عربی زبان میں پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا۔ اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ غیب سے مجھے ایک قوت دی گئی۔ اور وہ فصیح تقریر عربی میں فی البدیہہ میرے منہ سے نکل رہی تھی۔ کہ میری طاقت سے بالکل باہر تھی اور میں نہیں خیال کر سکتا کہ ایسی تقریر جس کی ضخامت کئی جزو تک تھی ایسی فصاحت و بلاغت کے ساتھ بغیر اس کے کہ اول کسی کاغذ میں قلمبند کی جائے۔ کوئی شخص دنیا میں بغیر الہام الٰہی کے بیان کر سکے۔ جس وقت یہ عربی تقریر جس کا نام خطبہ الہامیہ رکھا گیا لوگوں میں سنائی گئی اس وقت حاضرین کی تعداد شاید دو سو کے قریب ہوگی۔ سبحان اللہ اس وقت ایک غیبی چشمہ نکل رہا تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ میں بول رہا تھا۔ یا میری زبان سے کوئی فرشتہ کلام کر رہا تھا۔ کیونکہ میں جانتا تھا کہ اس کلام میں میرا دخل نہ تھا۔ خود بخود بنے بنائے فقرے میرے منہ سے نکلتے جاتے تھے اور ہر ایک فقرہ میرے لئے ایک نشان تھا ...... یہ ایک علمی معجزہ ہے جو خدا تعالیٰ نے دکھلایا اور کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۲)

(۳)

خطبہ الہامیہ کیا ہے؟ اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ خطبہ عید الاضحی عربی زبان میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی زبان پر جاری فرمایا اور خدا تعالیٰ کے ارشاد سے آپ نے یہ خطبہ دیا۔ جس سے یہ بتلانا مقصود تھا کہ نصرت خداوندی آپ کے ساتھ ہے۔ اور آپ کے مخالفین و معاندین جو الزام لگاتے تھے کہ آپ عربی زبان سے ناواقف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خود ہی اس کا جواب دے دیا اور اپنوں کے لئے یہ عظیم الشان نشان ایمان کو تازہ کرنے کا موجب بنا۔ جس سے آپ کی صداقت روز روشن کی طرح ثابت ہوئی۔

خطبہ الہامیہ جہاں عربی فصاحت و بلاغت کا گنجینہ ہے۔ وہاں یہ غیر معمولی علمی اور ادبی خصوصیات کا بھی حامل ہے۔ اس کی روانی اور قدرتی ترنم پڑھنے والوں کو مسحور کر لیتا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں قربانی کا عظیم الشان فلسفہ نہایت ہی اعلیٰ رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ بطور تبرک اس تاریخی خطبہ کا ایک مختصر اقتباس دوستوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

فلاجل ذالک سمّی الضحایا قربانًا۔ بما ورد انها تزید قربا ولقیانا ...

کل من تقرب اخلاصًا و تعبدًا وایمانًا۔

وانها من اعظم نسک الشریعة ولذالک سمیت بالنسیکة۔

والنسک الطاعة والعبادة فی اللسان العربیة۔

وکذالک جاء لفظ النسک بمعنی ذبح المذبیحة

فهذا الاشتراک۔ یدل قطعًا علی ان العابد فی الحقیقة هو الذی ذبح نفسه وقواه ...

وکل من اصباه لمرضی رب الخلیقة وذبّ الهوی

حتی تهافت وانمحی

وذاب وغاب واختفی

وهبت علیه عواصف الفناء

وسفت ذراته شدائد هذه الهوجاء

ومن فکّر فی هذین المفهومین المشترکین

وتدبرا لمقام بتیقظ القلب وفتح العینین۔

فلا یبقی له خفاء ولا مراء فی ان هذا ایماء۔ الی ان العبادة المنجیة من الخسارة

هی ذبح النفس الأمّارة۔ و نحرها بمدی الانقطاع الی الله

ذی الآلاء والامر والامارة

مع تحمل انواع المرارة۔ لتنجو النفس من الموت الغرارة۔ وهذا هو معنی الاسلام

ترجمہ:۔ اسی وجہ سے ان ذبح ہونے والے جانوروں کا نام قربانی رکھا گیا۔ کیونکہ حدیثوں میں آیا ہے کہ یہ قربانیاں خدا تعالیٰ کے قرب اور ملاقات کا موجب ہیں۔ اس شخص کے لئے کہ جو قربانی کو اخلاص اور خدا پرستی اور ایمانداری سے ادا کرتا ہے۔ اور یہ قربانیاں شریعت کی بزرگ تر عبادتوں میں سے ہیں اور اسی لئے قربانی کا نام عربی میں نسیکہ ہے اور نسک کا لفظ عربی زبان میں فرمانبرداری اور بندگی کے معنوں میں آتا ہے۔ اور ایسا ہی یہ لفظ یعنی نسک ان جانوروں کے ذبح کرنے پر بھی زبان مذکور میں استعمال پاتا ہے۔ جن کا ذبح کرنا مشروع ہے۔ پس یہ اشتراک کہ جو نسک کے معنوں میں پایا جاتا ہے۔ قطعی طور پر اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ حقیقی پرستار اور سچا عابد وہی شخص ہے جس نے اپنے نفس کو معہ اس کی تمام قوتوں اور معہ اس کے ان محبوبوں کے جن کی طرف اس کا دل کھینچا گیا ہے۔ اپنے رب کی رضاجوئی کے لئے ذبح کر ڈالا ہے۔ اور خواہش نفسانی کو دفع کیا یہاں تک کہ تمام خواہشیں پارہ پارہ ہو کے گر پڑیں اور نابود ہو گئیں۔ اور وہ خود بھی گداز ہو گیا اور اس کے وجود کا کچھ نمود نہ رہا۔ اور چھپ گیا اور فنا کی تند ہوائیں اس پر چلیں اور اس کے وجود کے ذرات کو اس ہوا کے سخت دھکے اڑا کر لے گئے اور جس شخص نے ان دونوں مفہوموں میں کہ جو باہم نسک کے لفظ میں شراکت رکھتے ہیں غور کی ہوگی۔ اور اس مقام کو تدبر کی نگاہ سے دیکھا ہوگا۔ اور اپنے دل کی بیداری اور دونوں آنکھوں کے کھولنے سے پیش دیس کو زیر نظر رکھا ہوگا۔ پس اس پر پوشیدہ نہیں رہیگا اور اس امر میں کسی قسم کی نزاع اس کے دامن کو نہیں پکڑے گی۔ کہ یہ دو معنوں کا اشتراک کہ جو نسک کے لفظ میں پایا جاتا ہے اس بھید کی طرف اشارہ ہے کہ وہ عبادت جو آخرت کے خسارہ سے نجات دیتی ہے۔ وہ اس نفس امارہ کا ذبح کرنا ہے کہ جو برے کاموں کے لئے زیادہ سے زیادہ جوش رکھتا ہے اور ایسا حاکم ہے کہ ہر وقت بدی کا حکم دیتا رہتا ہے۔ پس نجات اسی میں ہے کہ اس برا حکم دینے والے کو انقطاع الی اللہ کے کاردوں سے ذبح کر دیا جائے۔ اور خلقت سے قطع تعلق کر کے خدا تعالیٰ کو اپنا مونس اور آرام جان قرار دیا جائے۔ اور اس کے ساتھ انواع و اقسام کی تلخیوں کی برداشت بھی کی جائے۔ تا نفس غفلت کی موت سے نجات پا دے اور یہی اسلام کے معنی ہیں۔"

تبلیغ کی اہمیت اور ایک مجاہد کی روانگی

از محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل۔ ربوہ

تبلیغِ دین اور جہاد فی سبیل اللہ ایک جذبہ ہے جو مکان و زمان کی قیود سے مقید نہیں ہوتا۔ بلکہ ہر جگہ اور ہر عمر میں کار فرما ہوتا ہے۔ تبلیغ ایک قلبی لگاؤ کا نام ہے جس سے مجبور ہو کر انسان اپنے بھائیوں کو پیغامِ صداقت پہنچاتا ہے اور پہنچاتا ہی چلا جاتا ہے۔ تبلیغ حقیقی مبلغ کی زندگی کی روح ہے اس کی فطرت کی پکار ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ مبلغ پیدا ہوتا ہے بنایا نہیں جا سکتا۔ باقی مادی کاموں میں پابندیوں سے کام چل سکتا ہے۔ کام کے اندازے مقرر کئے جا سکتے ہیں مگر تبلیغ صرف اسی وقت ہو سکتی ہے جب دل میں سوز و گداز ہو اور روح پیغامِ حق پہنچانے کے لئے بے قرار و مضطرب۔ ایسی تبلیغ ہی سچی اور مؤثر تبلیغ ہوتی ہے۔ اسی سے دلوں کے زنگ دھوئے جا سکتے ہیں اسی سے روحوں میں بالیدگی پیدا ہوتی ہے اسی سے جھوٹے عقائد و رسوم کی شیطانی زنجیروں میں جکڑے ہوئے انسانوں کو رہائی بخشی جا سکتی ہے اور انہیں زندگی کے نئے ڈگر پر چلایا جا سکتا ہے۔

تبلیغِ دین انبیاء کرام علیہم السلام کا کام ہے اور ان کے بعد یہ ورثہ ان صلحاء کا ہے جنہیں مشیتِ ایزدی اسی سعادت سے نوازے۔ سچ ہے ؂

این سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

تبلیغ کے متعدد ذرائع ہیں بہترین ذریعہ نیک نمونہ اور بلند کردار ہے پھر دلوں تک پہنچنے کے لئے موعظہ حسنہ اور حکمت کا طریق ہے۔ شیریں مقالی تبلیغ کی اساس ہے۔ آج کا زمانہ تحریر کا زمانہ ہے۔ یہ ذریعۂ تبلیغ زیادہ پائیدار اور دور رس ہے۔ فوری تبدیلی کے لئے زبانی تبلیغ بہترین طریقہ ہے۔ تبلیغ سے جہاں آپ دوسرے شخص کی اصلاح کرتے ہیں وہاں تبلیغ خود آپ کی اصلاح کا بھی زبردست ذریعہ ہے تبلیغ ایک صبر آزما طریقہ ہے مگر خدا تعالیٰ کے قرب کے پانے میں بہت ممد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؂

دعوتِ ہر ہرزہ گو کچھ خدمتِ آساں نہیں
ہر قدم پر کوہِ ماراں ہر گذر میں دشتِ خار

کل جب جناب ایکسپریس سے جناب مولانا غلام احمد صاحب بدوملہی تبلیغِ اسلام کی خاطر بیرونِ پاکستان روانہ ہو رہے تھے تو اس قابلِ رشک مجاہد کے لئے دل سے دعائیں نکل رہی تھیں۔ اتفاق سے کل جناب ایکسپریس تین گھنٹے لیٹ تھی اور ہمیں دوسری مرتبہ مولانا کو الوداع کہنے کے لئے سٹیشن پر جانا پڑا۔ پینسٹھ سالہ بزرگ مجاہد سفید بالوں کے ساتھ نہایت جوانمردی اور اولو العزمی سے مسکراتا ہوا غیر ملک میں کلمۂ اسلام کی سربلندی کے لئے روانہ ہوا۔ مقصد کی اعلیٰ شان کے پیشِ نظر ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا۔ ہر قدم پر اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔ آمین

لیکن گاڑی روانہ ہونے کے بعد محترم مولوی صاحب کے عزیزوں خصوصاً چھوٹی بچیوں کے آنسو دیکھ کر میں اس خیال میں کھو گیا کہ مبلغ اکیلا ہی تبلیغ نہیں کرتا۔ اکیلا ہی اس ثواب کو پانے والا نہیں ہوتا بلکہ اس کے تمام وہ رشتہ دار بھی اس میں برابر کے شریک ہوتے ہیں جو اس کی اس قربانی سے متاثر ہوتے ہیں۔ اور احساسِ جدائی سے ان کے دل افسردہ ہوتے ہیں۔ خوش قسمت ہے وہ باپ اور وہ ماں جن کا بیٹا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لئے روانہ ہوتا ہے۔ خوش قسمت ہے وہ بیوی جس کا خاوند تبلیغ دین کے لئے بیرونی ممالک میں جاتا ہے۔ خوش بخت ہیں وہ بچے اور بچیاں جن کا باپ اعلائے کلمۂ اسلام کی خاطر وطن سے بے وطن ہو کر اس جدائی کو برداشت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے ساتھ ہو اور ان کے مجاہد بیٹے، مجاہد خاوند، مجاہد باپ کو کامیابی و کامرانی سے واپس لا کر ان سے ملائے آمین۔

بھائیو! تبلیغِ دین ایک مقدس فریضہ ہے اور ہم سب کے ذمہ اس کی ادائیگی ہے ہم سب کو اپنے اپنے ماحول میں اس کے ادا کرنے کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ مالی جہاد بھی بڑا ضروری ہے لیکن اس کے ساتھ نفسی جہاد بھی لازمی ہے اس جہاد کو مسلسل جاری رکھنے کے لئے ضروری ہے .... کہ ہماری اولادوں میں دین کی روح ہو۔ انہیں علمِ دین سے شغف ہو اور وہ تبلیغِ اسلام کی روح سے سرشار ہوں اور اس راہ میں کوئی قربانی ان کے لئے گراں نہ ہو اس کے لئے دعائیں بھی کریں اور اپنی سی کوششیں بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ کہ ہماری راہ میں جہاد کرنے والے ضرور کامیاب ہوتے ہیں اور وہ ضرور ہمارا ؂

قرب پاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بخشے۔ آمین

برادرِ محترم حکیم مختار احمد صاحب مرحوم آف شاہدرہ کا

ذکرِ خیر

میرے چچا زاد بھائی مکرم حکیم مختار احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ شاہدرہ مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۶۴ء کو بوقت دو بجے بعد دوپہر بروز عید الاضحیٰ بعمر ۶۲ سال امریکن ہسپتال لاہور میں رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی والدہ ماجدہ نے مرحوم کو ۴ سالی کی عمر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی گود میں دیا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مرحوم کو گود میں لے کر پیار کیا اور شفقت کا ہاتھ سر پر رکھ کر برکت کی دعا فرمائی تھی۔

وفات سے چند روز پیشتر مرحوم پر دل کا شدید حملہ ہوا تھا جس پر ان کو امریکن ہسپتال لاہور میں داخل کیا گیا جہاں ڈاکٹروں کی ہمدردانہ محنت اور پُر خلوص جدوجہد سے مرحوم کی حالت سنبھل گئی اور بظاہر خطرہ ٹل گیا اور طبیعت میں سکون کے آثار ظاہر ہو گئے مگر ۲۳ اپریل کو ۲ بجے دوپہر پھر شدید حملہ ہو گیا جس سے باوجود ڈاکٹروں کی انتہائی کوشش کے مرحوم جانبر نہ ہو سکے اور حرکتِ قلب بند ہو جانے سے مرحوم کا انتقال ہو گیا اسی دن رات کے بارہ بجے جنازہ ربوہ پہنچایا گیا۔ نماز جمعہ کے بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کیا گیا۔

مرحوم نے اپنے پیچھے پانچ لڑکے ۲ لڑکیاں اور بیوہ چھوڑی ہیں۔

حکیم صاحب مرحوم پاکستان سے قبل جماعت احمدیہ شاہدرہ کے پریذیڈنٹ چلے آ رہے تھے۔ مرحوم نے اس عرصہ میں کئی اہم جماعتی امور سرانجام دئے اور جماعت میں تنظیم اور اتحاد کو قائم رکھنے میں کوشاں رہے۔

مرحوم علاوہ جماعتی نگران کے غرباء۔ مساکین۔ یتامیٰ اور بیواؤں کا بڑا خیال رکھتے تھے اور اپنے قرب و جوار میں بڑے ہر دل عزیز تھے۔ احباب جماعت صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درویشانِ قادیان دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں بھی اپنے باپ کی طرح خدمتِ دین اور خدمتِ خلق کی توفیق دے۔ آمین

(خاکسار:۔ حکیم محمد صدیق دواخانہ طب جدید ربوہ)

لیڈر (بقیہ صہ ۲)

مگر بعد میں انہوں نے اپنی اصلاح کر لی حکومت نے ان سے کبھی تعرض نہیں کیا۔ ہم فاضل صحافی کی توجہ گزشتہ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ کی طرف دلاتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس دستاویز کا پھر بغور مطالعہ کریں۔ اور از سرِ نو اس مسئلہ پر بھی غور فرمائیں۔

نماز

یہ وارداتِ شوق کی نغمہ سرائیاں ؛ نظروں کا منتہا بھی ہیں دل کا نصیب بھی
ہے جستجوئے یار پہ سب منحصر رشید ؛ ورنہ نمازِ عشق ہے وصلِ حبیب بھی

(رشید قیصرانی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

از ایم۔ اے۔ بیگ (حماسہ)
ترجمہ م۔ ا۔ ق

اسلام ——— ایک عملی مذہب

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو صدیوں سے انسانی عقل کو اپیل کرتا چلا آیا ہے مختلف قوموں کے روشن دماغ مفکرین اور اہل عقل و دانش نے اسلام کی اعلیٰ خوبیوں کو تسلیم کیا ہے۔ دولت اور قومیت کے تفوق کو یکسر بالائے طاق رکھتے ہوئے انسانیت اور باہمی اخوت کے وسیع اصولوں کی بنیاد اسلام نے ہی رکھی تھی یہ اصول پہلی مرتبہ آج سے چودہ سو سال پیشتر بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دنیا کے سامنے پیش کئے گئے تھے آپؐ اگرچہ امی تھے لیکن درحقیقت آپ کا استاد خود خالقِ کائنات تھا جس نے آپ کو ایسے زریں اصول سکھائے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ اصول آج دنیا کی جدید تہذیب کی خرابیوں اور خامیوں کو دور کرنے کے لئے اپنائے اور عمل میں لائے جا رہے ہیں۔

ازمنۂ وسطیٰ میں جب کہ دنیا پر جہالت اور توہمات کی تاریکی چھائی ہوئی تھی اور دنیا مکروہ قسم کی معاشرتی پستی کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی تھی اس وقت اسلام ہی تھا جس نے دنیا کو ان زنجیروں سے رہائی بخشی اور اسلام کے اس احسان کے آگے آج بھی دانشوران مغرب کی گردنیں خم ہو جاتی ہیں۔

اسلام میں ذات پات کی کوئی تمیز نہیں۔ وہ ہندوؤں کی طرح کسی طبقاتی تقسیم کا قائل نہیں کہ جنہوں نے اپنے میں سے ادنےٰ افراد کو اچھوت قرار دے دیا ہے، اسلام ساری نسل انسانی کو ایک عالمگیر برادری کی شکل میں پیش کرتا ہے اس کے نزدیک دنیا کے تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور ایک غریب سے غریب آدمی بھی مسجد میں بادشاہ سے کندھا ملا کر ایک صف میں کھڑا ہو سکتا ہے اور اسی بات کا نظارہ حج کے موقعہ پر ہمارے سامنے آتا ہے۔ الغرض اسلام کسی فرد کے کسی پیدائشی نسلی یا رنگ پر مبنی امتیاز کو تسلیم نہیں کرتا۔ اسلام کوئی جامد معاشرہ نہیں ہے کہ جو کسی شخص کی مجلسی آزادی کو سلب کرتا ہو ہاں جو چیز بھی انسان کی شرافت کو دھبہ لگانے والی ہو اسے اسلام نے ضرور ناجائز قرار دیا ہے اور اس پر پابندی لگائی ہے

اسلامی تاریخ کے اوراق ایسی مثالوں سے بھرے پڑے ہیں کہ مسلمان حکمرانوں نے غریب مگر نیک متقی اور عالم دین لوگوں کی دوستی پر ہمیشہ فخر کیا ہے حتیٰ کہ ان کے خاندانوں کے ساتھ رشتہ داری کے تعلقات بھی قائم کئے۔

موجودہ زمانہ میں جب کہ اسلام کے اصولوں کو ایک طرف خود اس کے ماننے والوں نے نظر انداز کر دیا تھا اور دوسری طرف اس کے مخالفین انہیں یکسر غلط انداز میں دنیا کے سامنے پیش کر رہے تھے اللہ تعالےٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو اسلام کے اندرونی و بیرونی دفاع کے لئے اور اسلام کے اصل اور مصفّی چہرہ کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے مبعوث فرمایا

آپؑ نے آکر حضرت عیسےٰؑ کی خدائی کے سب سے بڑے باطل عقیدہ کا مکمل استیصال فرمایا۔ اور قرآن مجید، احادیث بائیبل اور تاریخی حقائق کی روشنی میں حضرت عیسےٰؑ کی وفات ثابت کی اور بتایا کہ آپؑ طبعی عمر پا کر کشمیر کے اندر محلہ خانیار سری نگر میں مدفون ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیر ہوں کے دعاوی کو اپنے حیرت انگیز روحانی معجزات اور قوی نشانات کے ذریعہ جو اللہ تعالےٰ نے آپ کے ذریعہ ظاہر فرمائے بالکل جھوٹا ثابت کیا

یہاں یہ بات اکثر احباب کے علم میں اضافے کا موجب ہو گی کہ سر ہال کین (SIR HALL CAINE) نے ۲۸ برس کی تحقیق کے بعد یہ تسلیم کر لیا ہے کہ حضرت عیسےٰؑ نے درحقیقت طبعی موت کے ذریعہ ہی اس جہان کو خیرباد کہا تھا۔ لیکن ان کا خیال ہے کہ آپ یروشلم میں مدفون ہوئے حالانکہ جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں دریافت ہو چکی تو یہ بات بالبداہت غلط ثابت ہوتی ہے

سلسلہ احمدیہ اسلام سے کوئی جداگانہ مذہب نہیں احمدیت حقیقی اسلام کا نام ہے جو اپنی اصلی اور پاکیزہ شکل میں دنیا کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعوےٰ فرمایا کہ آپ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے نائب اور آپ کے خادم ہیں اور یہ کہ آپ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق میں اس قدر کھوئے گئے کہ فنا کے مقام تک پہنچ گئے اور دونو کے وجود میں ایسا کامل اتحاد ہو گیا کہ گویا دوبارہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں تشریف لے آئے۔

ہمیں پختہ یقین ہے کہ یہ روحانی سلسلہ جو بالکل ناموافق حالات میں اور مخالفتوں کا سامنا کرتے ہوئے اس قدر ترقی کر رہا ہے بالآخر فتح یاب ہو گا اور ساری دنیا پر محیط ہو جائے گا۔ یہ ایک الٰہی تقدیر ہے جو الٰہی نوشتوں میں اس سلسلہ کی داغ بیل سے بھی پہلے لکھی جا چکی ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی یہ پیشگوئی پوری نہ ہو جب کہ آپ کی بہت سی دوسری پیشگوئیاں اور نشانات ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ چکے ہیں

جب ہمارے موجودہ امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ۱۹۱۴ء میں مسند آرائے خلافت ہوئے تو اس وقت ہمارا صرف ایک بیرونی مشن تھا یعنی لندن مشن۔ مگر اب خدا کے فضل سے احمدیہ مشنوں کا ایک جال ساری دنیا میں بچھایا جا چکا ہے بہت سی غیر ملکی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع ہو چکے ہیں اور اسلامی لٹریچر تو دنیا کے مختلف ملکوں میں ایک لامتناہی دائرے میں گھوم رہا ہے۔

ہمیں خدا کے فضل اور اسی کی نصرت سے کامل امید ہے کہ جونہی ہمارے وسائل ترقی پذیر ہوں گے اس آسمانی نور کی شعاعیں خدائی تقدیر کے مطابق سارے عالم کو بقعۂ نور بنا دیں گی۔ بابرکت ہیں وہ لوگ جو خوشنودیٔ خداوندی میں آنے کے لئے سبقت سے کام لیتے ہیں۔

امانت تحریک جدید کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد!

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے امانت تحریک جدید کے متعلق فرمایا ہے:-

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت تحریک جدید کے فنڈ میں رکھوائیں۔ میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں"

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

الجمعیۃ العلمیۃ کے زیر اہتمام ایک اہم لیکچر

مورخہ ۱۸/۲۶ اپریل بوقت ۱۲-۳۰ دوپہر جامعہ احمدیہ کے ہال میں زیر صدارت مکرم ملک مبارک احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ الجمعیۃ العلمیۃ کے زیر اہتمام ایک اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم مولوی نصیر احمد صاحب مبلغ لبنان نے عربی زبان میں "الاحمدیۃ فی لبنان" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ نے وہاں کے جغرافیائی حالات بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ لبنان میں تبلیغ احمدیت کے دوران میرے جذبات خوشی اور غمی دونوں قسم کے رہے ہیں۔ خوشی اس بات کی تھی کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت علمی و عملی رنگ میں بے نظیر جماعت ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام میں ایسی شوکت ہے کہ جس کی کوئی تاب نہیں لا سکتا چنانچہ آپ نے اس ضمن میں اپنے متعدد مذاکرات کا ذکر فرمایا۔

اس کے بعد آپ نے کہا کہ مجھے رنج و غم اس بات کا ہے کہ لبنان یورپ کے دیگر ممالک کی طرح دنیاوی رنگینیوں سے معمور ہے وہاں مادیت کا اس قدر غلبہ ہے کہ عوام و خواص میں مذہب کے لئے ہمدردی ناپید ہو گئی ہے ایک وقت تھا کہ لبنان دنیائے اسلام میں نمایاں حیثیت رکھتا تھا مگر آج وہاں اسلام کا علم سرنگوں ہے۔

آپ نے فرمایا احمدیت کے ذریعہ دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب رونما ہو رہا ہے۔ ہمیں کامل امید ہے کہ خدا تعالےٰ جلد از جلد اسلام کو غلبہ عطا کرے گا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق احمدیت یعنی حقیقی اسلام ہی دنیا کا واحد دین ہو گا۔ مگر ضرورت ہے کہ عزم بالجزم لے کر میدان عمل میں قدم رکھیں اور خدا تعالےٰ سے تعلق قائم کر کے اور اس کی توفیق سے بیش قدر خدمت سرانجام دیں۔ دعا کے بعد یہ اجلاس برخاست ہوا۔

(الامین للجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ ربوہ)

ضروری اعلان

جو احباب اپنا ایڈریس تبدیل کرواتے ہیں ان کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنا چٹ نمبر اور نیا ایڈریس صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ تاکہ تعمیل میں کوئی دقت نہ پیش آئے۔

(مینیجر)

درخواست دعا

برادرم ہارون الرشید کو سائیکل سے گرنے کی وجہ سے ٹانگوں اور کمر پر سخت چوٹ آئی ہے، پہلے سے معمولی سا افاقہ ہے

صحابہ کرام و احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست ہے ان کے لئے دعا فرمائیں خداوند کریم انہیں جلد سے جلد صحت دے، آمین

معین الرشید ہاشمی

(ارشد منزل طارق آباد۔ لائل پور)

۲- خاکسار کے ایک عزیز رشید احمد صاحب اختر امسال ایم اے بی سی فائنل کا امتحان دے رہے ہیں احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ عزیز موصوف کی امتحان مذکور میں اعلیٰ اور نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(محمد عبد الحق کلرک دفتر وکالت وقف جدید ربوہ)

ہر احمدی بچّہ شامل ہو

شعبۂ اطفال کی طرف سے احمدی بچوں کی تنظیم اور تربیت کے لئے امتحانات کا سلسلہ شروع ہے (۱) ستارہ اطفال (۲) ہلال اطفال (۳) قمر اطفال (۴) بدر اطفال۔ ہر احمدی بچے کے لئے لازمی ہے کہ وہ ان چاروں امتحانات کو باری باری پاس کرے۔ امتحان پاس کرنے والوں کو سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اعزازی بیج دیئے جائیں گے۔ نیز اول۔ دوم۔ سوم آنے والوں کو انعامات بھی اس موقعہ پر ملیں گے۔

پہلے تین امتحانات یکم مئی کو ہونے تھے مگر اکثر مجالس کی طرف سے درخواستیں آئی ہیں کہ بچے سالانہ امتحانات کی وجہ سے ان امتحانات کی کماحقہ تیاری نہیں کر سکے۔ بالخصوص عملی حصہ پورا ہونا مشکل ہے۔ لہذا اب امتحانات ۲۲ مئی بروز جمعہ ہوں گے۔

مجالس کے عہدہ داران اور والدین اپنے بچوں کو ان امتحانات کی تیاری کروائیں تاکہ کوئی احمدی بچہ ایسا نہ ہو جو ان امتحانات میں شامل ہونے سے رہ جائے۔ قائدین اور ناظمین اطفال سے درخواست ہے کہ وہ تینوں امتحانات کے پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے جلد آگاہ کریں۔

نوٹ:۔ امتحانات کے نصاب پر مشتمل کتابچہ سب مجالس کو تین بار بھجوایا جا چکا ہے۔ تاہم ضرورت ہو تو ایک کارڈ لکھیں فوراً بھجوا دیا جائے گا۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ میں اشاعتِ دین۔ تربیت نفوس۔ قرآن مجید۔ احادیث نبویہ اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درس اور دیگر روحانی کام جاری ہیں اور ہر مجلس اپنی وسعت اور ہمت کے مطابق اس کارِ خیر کی انجام دہی میں مصروف ہے۔ مگر مرکز میں بعض مجالس کی طرف سے کارگزاری کی رپورٹ موصول نہیں ہوتی۔ جس کی وجہ سے مرکز مجالس کی نیک مساعی سے آگاہ نہیں ہو سکتا۔ عہدہ داران انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ بروقت رپورٹ بھجوانے کا اہتمام فرماویں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

مرکز کی طرف سے گزشتہ ماہ کی رپورٹ کارگزاری بھجوانے کے لئے ہر ماہ کی دس تاریخ مقرر ہے۔ زعماء اس کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تلاش گمشدہ

منیر احمد بٹ ولد نذیر احمد صاحب بٹ عمر ۲۰، ۲۱ سال عرصہ پانچ چھ سال سے لاپتہ ہے۔ اگر کسی بھائی کو علم ہو کہ وہ کہاں ہے تو براہ مہربانی پتہ ذیل پر مطلع فرمادیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھے تو فوراً گھر پہنچ جائے۔ اس کی والدہ صاحبہ اور نانی صاحبہ سخت پریشان اور بے چین ہیں۔ والدہ صاحبہ ان دنوں احمد نگر ہیں (محمد افضل بٹ۔ احمد نگر نزد ربوہ ضلع جھنگ)

نصرت انڈسٹریل سکول (ربوہ) میں داخلہ

(۱) نصرت انڈسٹریل سکول میں ڈپلومہ حاصل کرنے والی طالبات کے لئے داخلہ شروع ہے۔ (۲) ڈبل ڈپلومہ حاصل کرنے والی لڑکیوں کے لئے مندرجہ ذیل مضامین ہیں۔

(۱) پینٹنگ (۲) چمڑے کا کام (لیدر) (۳) بنتی کا کام (نٹنگ) (۴) ایمبرائڈری (۵) ہینڈ ایمبرائڈری — نٹنگ صرف موسم گرما میں ہی سکھائی جائیگی

نوٹ:۔ پینٹنگ اور لیدر کا مضمون سیکھنے والی طالبات کے لئے دو سے تین بجے تک کلاس لگائی جائے گی۔ ضروری تفصیلات دفتر سکول ہذا سے معلوم کی جائیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

۱۵ ۴/۶۲ تا ۲۰ ۴/۶۲

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے دس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسماء گرامی معہ ان کی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نام	رقم
۱۰۱۔ صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ	۱۳/-
۱۰۲۔ محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب۔ لاہور	۲۰۰/-
۱۰۳۔ محترمہ سیدہ امۃ الحبیب بیگم صاحبہ ربوہ	۱۰۰/-
۱۰۴۔ مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب چک ۸۲ ج ب ضلع سرگودھا۔	۵۰/-
۱۰۵۔ مکرم ڈاکٹر عبدالرشید صاحب غوری چک ۹ جنوبی بنیار ضلع سرگودھا۔	۱۲/-
۱۰۶۔ احباب جماعت احمدیہ محراب پور ضلع نواب شاہ بذریعہ مکرم عبدالحمید صاحب	۱۲۲/۹۵
۱۰۷۔ محترمہ سعیدہ خانم صاحبہ اہلیہ ملک حمید اللہ صاحب ماڈل ٹاؤن۔ لاہور	۱۰/-
۱۰۸۔ مکرم جناب بشیر احمد صاحب ہیڈ کلرک ہیلتھ آفس میانوالی	۲۰/-
۱۰۹۔ احباب جماعت احمدیہ کنری بذریعہ مکرم عبدالسمیع صاحب بھٹی	۱۵/-
۱۱۰۔ مکرم جناب محمد احمد صاحب اسلم کنری ضلع تھرپارکر سندھ	۱۰/-
۱۱۱۔ احباب جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ مکرم مرزا عبدالرحمٰن صاحب	۱۴۱/-
۱۱۲۔ لجنہ اماء اللہ کراچی بذریعہ 〃 〃 〃	۹۰/-
۱۱۳۔ احباب جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات بذریعہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب	۱۸/-
۱۱۴۔ 〃 〃 〃 پشاور بذریعہ مکرم جناب محمد سلیم خان صاحب	۱۳/-
۱۱۵۔ 〃 〃 〃 لائل پور بذریعہ مکرم شیخ محمد یوسف صاحب	۷۸/۷۵
۱۱۶۔ مکرم جناب محمد رشید صاحب محلہ حاجی پورہ سیالکوٹ	۱۰/-
۱۱۷۔ محترمہ ناصرہ اشرف صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب چک ۳۳۲ ج ب ضلع لائل پور	۲۲/-
۱۱۸۔ محترمہ نور صفیہ صاحبہ بذریعہ مکرم شیخ عبدالخالق الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ	۲۵/-
۱۱۹۔ محترمہ بشریٰ اختر صاحبہ بنت مکرم جناب محمد دعلی صاحب کراچی	۲۰/-
۱۲۰۔ احباب جماعت احمدیہ ملتان بذریعہ مکرم میاں غلام رسول صاحب	۸۰/-

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

چندہ اصلاح و ارشاد لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ کے چندہ جات میں سے ایک ضروری چندہ چندہ اصلاح و ارشاد ہے۔ گزشتہ چھ ماہ کے حسابات کا جائزہ لینے پر معلوم ہوا ہے کہ صرف تیرہ لجنات نے یہ چندہ ادا کیا ہے جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

سکھر۔ انور آباد سندھ۔ کنری۔ گوجرخان۔ کوئٹہ۔ حلقہ مسجد احمدیہ۔ گوجرانوالہ۔ راولپنڈی۔ ملتان چھاؤنی۔ چک ۲۴۵ منٹگمری۔ منٹگمری شہر۔ لاہور چک ۳۰ ضلع منٹگمری اور لائل پور۔

افسوس ہے کہ باقی لجنات نے اس چندہ کی طرف توجہ نہیں دی۔ براہ مہربانی تمام لجنات جنہوں نے ابھی تک یہ چندہ وصول نہیں کیا۔ اس مد میں چندہ وصول کر کے ارسال فرما دیں۔
(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

— (۱) گوجرانوالہ ۳۰ اپریل (بذریعہ فون) میرے والد ملک نصر اللہ خان صاحب چیف اکاؤنٹنٹ کلائی میکس گوجرانوالہ کا گردے کی پتھری کا اپریشن عنقریب میو ہسپتال لاہور میں ہو رہا ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ ملک حمید اللہ گوجرانوالہ

— (۲) ہمارے بزرگ ملک حاجی امام الدین صاحب کی اہلیہ نور بیگم صاحبہ عید کے دن اچانک بلڈ پریشر اور فالج کے حملہ سے بیمار ہو گئی ہیں۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم محترمہ کو جلد کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار محمد امین عفی عنہ امیر جماعت احمدیہ سمبڑیال تحصیل ڈسکہ

— (۳) میرے چچا صاحب محترم جناب بشیر محمد صاحب ہائی بلڈ پریشر اور دیگر عوارض سے ملایا میں بیمار ہیں۔ تمام بزرگان جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں مولیٰ کریم انہیں جلد شفا عطا فرمائے آمین۔ خاکسار میجر نذیر احمد دار الصدر غربی ربوہ

— (۴) ہم احمدی طلبہ لیاقت میڈیکل کالج جام شورو (حیدرآباد) ایم بی بی ایس کے ۴۴ مختلف امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں۔ امتحان ۵ مئی سے شروع ہو رہا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں سب طلباء کی امتحان میں نمایاں کامیابی اور خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔ مبارک احمد فاضل ایم۔ بی بی ایس (لیاقت میڈیکل کالج جام شورو حیدرآباد)

— (۵) گورنمنٹ کالج سرگودھا کے احمدی طلباء امسال ایف۔ اے کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں احباب جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے آمین۔ سید علی محمود قرنی گورنمنٹ کالج سرگودھا

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

میرپور (کشتیا) گورنر مشرقی پاکستان مسٹر عبدالمنعم خان نے دنیا کے تمام متمدن ملکوں سے اپیل کی کہ وہ اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے بھارت کو مجبور کریں کہ وہ اقلیتوں کی جان و مال کی حفاظت کرے جو اس کی اہم ترین ذمہ داری ہے۔

انھوں نے ایک جلسہ عام میں خطاب کرتے ہوئے مزید کہا کہ اگرچہ بھارت نے یہ ڈھنڈورہ پیٹ رکھا ہے کہ وہ ایک لادینی ریاست ہے لیکن اس کے باوجود حکومت کی نگاہوں کے سامنے مسلمان اقلیت کا قتل عام کیا جا رہا ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ مسلمانوں کے قتل عام کا منصوبہ حکومت کے ایما پر تیار کیا گیا ہے۔

گورنر منعم خان نے مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ سے اپیل کی کہ وہ ضلع نڈیا میں فرقہ وارانہ صورت حال پر فوری توجہ دیں اور مسلمانوں کی جان و مال کی حفاظت کریں جہاں اقلیتیں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں اس سلسلہ میں ڈپٹی کمشنر کشتیا نے حکومت مغربی بنگال سے احتجاج بھی کیا ہے لیکن اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔

انھوں نے بھارتی اخبارات کے اس پروپیگنڈہ کو شر انگیز اور بے بنیاد قرار دیا کہ مشرقی پاکستان میں اقلیتوں سے ناروا سلوک کیا جا رہا ہے انھوں نے کہا اس پروپیگنڈے کے ذریعہ بھارت اپنے سیاہ کارناموں پر پردہ ڈالنا چاہتا ہے۔

انھوں نے کہا کہ حقیقت تو یہ ہے کہ جو لوگ بھارت کے دو غلانے کے نتیجے میں مشرقی پاکستان چھوڑ کر چلے گئے تھے وہ اب واپس آ رہے ہیں اور ان لوگوں کو ان کی املاک واپس کی جا رہی ہیں۔

گورنر نے کہا کہ ہمیں توقع تھی کہ بھارت بھی مسلمانوں کو واپس لے گا لیکن افسوس کہ وہ بدستور ان کو گھروں سے نکالنے پر تلا ہوا ہے۔

● **نیویارک** ۳۰ اپریل۔ امریکہ کے صدر مسٹر جانسن نے بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کو ایک خط بھیجا ہے یہ خط مسز اندرا گاندھی لے کر آئی ہیں وہ پچھلے دنوں امریکہ گئی تھیں جہاں انھوں نے صدر جانسن سے ملاقات کی تھی۔

● **راولپنڈی** ۳۰ اپریل کشمیر میں اقوام متحدہ کے فوجی مبصر اعلیٰ نے فیصلہ دیا ہے کہ بھارتی فوجوں نے آزاد کشمیر کے ۴۴ باشندوں کو بلاوجہ ہلاک کیا ہے انھوں نے یہ بھی فیصلہ دیا کہ بھارتی فوجوں نے پچھلے ماہ جنگ بندی لائن عبور کر کے پانچ دیہاتیوں کو ہلاک اور تین کو زخمی کر دیا اس کے علاوہ دس افراد کو اغوا کر کے لے گئے۔

بھارتی فوجوں نے آزاد کشمیر کی سرحدی بستیوں پر دو انچ کے دہانے کی توپوں سے گولہ باری کی ہے یہ حملہ بھارتی فوجوں نے ۲۳ مارچ کی رات کو آزاد کشمیر کے تین دیہاتوں کھوجہ نبی، لاری اور باڑا پر کیا تھا۔

● **نئی دہلی** ۳۰ اپریل۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو نے بالواسطہ طور پر دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کے موقع پر پاک بھارت سربراہوں کی ملاقات کی تجویز پیش کی ہے انھوں نے کل راجیہ سبھا میں ایک کانگرسی کے سوال کے جواب میں کہا کہ اگر صدر ایوب نے پسند کیا تو میں دونوں ملکوں کے باہمی تنازعات کے بارے میں ان سے بات چیت کروں گا۔

اس کانگرسی رکن نے پوچھا تھا کہ کیا پنڈت نہرو لندن میں دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کے موقع پر صدر ایوب سے کشمیر کے سوال پر تبادلہ خیال کریں گے دریں اثناء بعض بھارتی اخبارات نے یہ خبریں شائع کی ہیں کہ دولت مشترکہ کانفرنس کے موقع پر دوست ممالک فریقین میں صلح کرانے کی ایک اور کوشش کریں گے اور براہ راست نہیں تو بالواسطہ طور پر تنازعہ کشمیر زیر بحث آئے گا۔

● کانپور ۳۰ اپریل۔ بھارت کے سرحدی لیڈر مسٹر عبدالغفار کاشی ناتھ نے کل بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو سے ملاقات کی اور انھیں ناگا علاقہ کی بگڑتی ہوئی صورت حال سے آگاہ کیا۔

● **لائلپور** ۳۰ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ آئندہ عام انتخابات کے لئے نئی انتخابی فہرستوں کی تیاری کا کام آئندہ ماہ کے پہلے ہفتے میں باقاعدگی سے شروع ہو جائے گا اس مقصد کے لئے تمام ضلعوں میں خاص عملہ مقرر کیا جائے گا انتخابی فہرستوں کی تیاری کے دوران خاص احتیاط برتی جائے گی تاکہ کسی قسم کی غلطی کا احتمال باقی نہ رہے۔

ایک معتبر ذریعہ کے مطابق الیکشن کمشنر کی طرف سے تمام ڈویژنل کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ انتخابات کے کام کو دوسرے تمام امور پر ترجیح دیں۔ اسی ذریعہ نے انکشاف کیا کہ صوبے بھر میں انتخاب بی ڈی ممبروں کی تیاری کا کام مکمل کیا جا چکا ہے۔

● **ایتھنز** ۳۰ اپریل۔ زلزلہ کے زبردست جھٹکوں کل صبح سارے ایتھنز کو ہلا دیا مگر زلزلہ کے باعث ہونے والے نقصانات کی ابھی کوئی اطلاع نہیں ملی اور نہ ہی زلزلہ کے مرکز کا پتہ چلایا جا سکا ہے۔

● **بہاولپور** ۳۰ اپریل۔ صوبائی وزیر خوراک و زراعت ملک قادر بخش نے آج یہاں کہا کہ پاکستان مسلم لیگ اور موجودہ برسر اقتدار پارٹی کا آخری مقصد اس ملک میں بالغ رائے دہی کی بنیاد پر براہ راست انتخاب کا طریقہ رائج کرنا ہے لیکن فی الحال ملک کے حالات اس کی اجازت نہیں دیتے آپ نے کہا کہ ہم آہستہ آہستہ ملک میں براہ راست انتخاب کا طریقہ رائج کریں گے۔ ملک قادر بخش بہاولپور سرکٹ ہاؤس میں پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔

● **کراچی** ۳۰ اپریل۔ مرکزی وزیر صنعت مسٹر عبداللہ المحمود نے اس بات پر زور دیا ہے کہ معاشرہ کو اقتصادی لحاظ سے متوازن ہونا چاہیئے یہی وہ درس ہے جو ہمیں اسلام نے دیا ہے انھوں نے کہا حکومت عوام کا معیار زندگی بلند کرنے اور فی کس آمدنی میں اضافے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے اور ہماری موجودہ معاشی پالیسی اسی اصول پر مبنی ہے مسٹر عبداللہ المحمود موشل سروسز لیگ کے ڈنر میں تقریر کر رہے تھے انھوں نے کہا کہ ملک کے پسماندہ علاقوں کو ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لانے کی کوشش کی جا رہی ہے انھوں نے سماجی کارکنوں سے کہا کہ وہ اس سلسلے میں حکومت کی امداد کریں۔ انہی کی مدد سے ملک سے غربت، ناخواندگی، بھوک اور بیماریوں کو دور کیا جا سکتا ہے۔ انھوں نے اس سلسلہ میں لیگ کے کاموں کو سراہا۔

شیخ عبداللہ اور پنڈت نہرو کی بات چیت آج فیصلہ کن مرحلہ میں داخل ہو جائیگی

کشمیریوں کو حقِ خود ارادیت دلانے کے مطالبہ پر شیرِ کشمیر کا اصرار

نئی دہلی یکم مئی۔ شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ نے کل بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو سے کشمیریوں کے حق خود ارادیت کے مسئلہ پر اپنی بات چیت جاری رکھی۔ دونوں رہنماؤں میں دو گھنٹے تک گفتگو ہوئی۔ شیخ عبداللہ نے بھارت کے نائب صدر ڈاکٹر ذاکر حسین، سردویا لیڈر مسٹر جے پرکاش نرائن، مسٹر بیدی، مسٹر شوداؤ اور حافظ محمد ابراہیم سے بھی کشمیر کے مسئلہ پر تبادلہ خیال کیا۔

پنڈت نہرو اور شیخ عبداللہ کی ملاقات کے بعد سرکاری طور پر بتایا گیا کہ دونوں لیڈروں نے تنازعہ کشمیر کے پس منظر پر گفتگو کی اور اس سلسلہ میں ملک کی فرقہ وارانہ صورتحال بھی زیر بحث آئی تاہم شیخ عبداللہ کے قریبی حلقوں نے بتایا کہ شیخ صاحب نے کشمیریوں کے حق خود ارادیت کے مطالبہ پر کھل کر بات کی اور انہوں نے یہ ماننے سے انکار کر دیا کہ بھارت سے کشمیر کا الحاق قطعی طور پر طے ہو چکا ہے خیال ہے پنڈت نہرو اب اپنے رفقائے کابینہ کو شیخ عبداللہ کے نظریات سے آگاہ کریں گے اور کشمیری راہنما سے اپنی آج کی ملاقات میں بتائیں گے کہ ریاست کے الحاق اور ریاستی عوام کے حق خود ارادیت کے مسئلہ پر بھارتی حکومت اپنے موقف میں کس حد تک تبدیلی کرنے پر آمادہ ہے۔ باخبر حلقوں نے توقع ظاہر کی ہے کہ شیر کشمیر اور بھارتی وزیر اعظم کی بات چیت آج سہ پہر فیصلہ کن مرحلہ میں داخل ہو جائے گی۔

شیخ عبداللہ نے کل حضرت نظام الدین کے مزار پر حاضری دی انہوں نے مرزا غالب، آصف علی مرحوم اور اپنی ماں کے مزاروں پر بھی فاتحہ پڑھی۔

بھارتی اخباروں کی اطلاعات کے مطابق شیخ محمد عبداللہ مسئلہ کشمیر حل کرنے کے لئے پنڈت نہرو سے اپنی بات چیت کے دوران ایک دو نکات پر مشتمل ایک فارمولا پیش کرنے والے ہیں جس میں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ بھارت اور پاکستان مشترکہ درخواست کے ذریعے مسئلہ کشمیر سلامتی کونسل سے واپس لے لیں اور بعد ازاں بھارت، پاکستان اور جموں و کشمیر کے نمائندوں کی ایک گول میز کانفرنس طلب کی جائے جس میں سلامتی کونسل کی ۴۹-۱۹۴۸ء کی قراردادوں کو عملی جامہ پہنانے کی تجاویز پر غور کیا جائے۔

جالندھر سے آمدہ اطلاع کے مطابق کشمیر کمیٹی کے سربراہ مسٹر محمد صوفی مجوزہ فارمولا کے پس منظر کے لئے مواد فراہم کر رہے ہیں۔ شیخ محمد عبداللہ کے دورۂ پاکستان کا مقصد بھی بھارتی اخبار یہ بیان کر رہے ہیں کہ وہ مجوزہ فارمولا پر پاکستانی لیڈروں کو مطمئن کرنا چاہتے ہیں۔ یاد رہے کہ سلامتی کونسل کی ۴۹-۱۹۴۸ء کی قراردادوں میں کشمیر کو متحد کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ شیخ عبداللہ اپنی تجاویز پر فراخ حوصلگی کے ساتھ بات چیت کریں گے جس کا مطلب یہ ہے کہ ان میں ترمیم کی پوری گنجائش ہوگی۔

ادھر بھارتی اخبار سٹیٹسمین کے ریذیڈنٹ ایڈیٹر مسٹر چوپڑہ نے نہرو عبداللہ بات چیت پر تبصرہ کرتے ہوئے کھلے الفاظ میں یہ لکھا ہے۔ کہ اگر یہ ناکام ہوگئی تو یہ برصغیر کی بہت بڑی بدقسمتی ہوگی اور اس کے بہت افسوسناک نتائج مرتب ہوں گے۔

افغانستان میں زلزلے کے شدید جھٹکے

پشاور یکم مئی کابل ریڈیو کی اطلاع کے مطابق افغانستان میں بغلان کے قریب زلزلے کے دو شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔ زلزلے کے یہ جھٹکے اتنے شدید تھے کہ کئی مقامات پر زمین سے چشمے پھوٹ پڑے اور متعدد جگہوں پر زمین کے ٹکڑے زیرِ آب آ گئے۔

جنرل عبود کا شاندار استقبال کیا جائے گا

کراچی یکم مئی سوڈان کے صدر لفٹنٹ جنرل ابراہیم عبود کا جو پاکستان کے سرکاری دورے پر ۱۳ مئی کو یہاں پہنچ رہے ہیں بڑی گرمجوشی سے خیر مقدم کیا جائے گا وزارتِ خارجہ کے پروگرام کے مطابق صدر ایوب کراچی کے ہوائی اڈے پر معزز مہمان کا خود استقبال کریں گے اور ان کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دعوت دیں گے۔

آپ ۱۵ مئی کو لاہور آئیں گے اور اگلے روز چین روانہ ہو جائیں گے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا جلسۂ تقسیم اسناد

مورخہ ۳-۵-۶۴ کو بروز اتوار صبح دس بجے تعلیم الاسلام سکول کے بشیر ہال میں تقسیم انعامات و اسناد کا اجلاس منعقد ہو رہا ہے جس کی صدارت محترم خواجہ محمد عبداللہ صاحب ڈویژنل انسپکٹر آف سکولز سرگودھا فرمائیں گے۔ انعامات اور اسناد حاصل کرنے والے تمام طلبہ ریہرسل کے لئے مورخہ ۲-۵-۶۴ کو پانچ بجے شام بشیر ہال میں تشریف لے آئیں وہ طلبہ جنہوں نے اس سال سکول کی طرف سے میٹرک کا امتحان دیا ہے، نظارت تعلیم کی طرف سے ان کی دینیات کے امتحان کی اسناد آگئی ہیں یہ تمام طلبہ ریہرسل میں تشریف لائیں۔

ہیڈ ماسٹر
تعلیم الاسلام ہائی سکول

خدام سے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا خطاب

بقیہ صفحہ اول

ازاں بعد خدام سے خطاب کرتے ہوئے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے فرمایا احمدی ہونے کی حیثیت میں ہمارے سپرد ساری دنیا کی اصلاح کا کام کیا گیا ہے جو اگر دیکھا جائے تو بہت ہی مشکل اور کٹھن کام ہے۔ اتنا مشکل اور کٹھن کہ جس کے تصور سے دل بیٹھنے لگتا ہے جب ہم انفرادی طور پر اپنے اپنے نفس پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ہر شخص کو خود اپنے نفس کی اصلاح بہت کٹھن نظر آتی ہے نفس کو کچلنے اور اپنے آپ کو خدا کی مرضی اور منشاء کے مطابق چلانے میں بسا اوقات ایسی ایسی دشوار گزار گھاٹیاں عبور کرنی پڑتی ہیں کہ دل دھڑکنے لگتا ہے اور انسان سمجھنے لگتا ہے کہ میں اب پھسلا کہ اب۔ قدم قدم پر انسان کو امتحانوں اور آزمائشوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے جب انسان کے لئے خود اپنی اصلاح ایک کٹھن مرحلہ کی حیثیت رکھتی ہے تو ساری دنیا کی اصلاح کا کام جس قدر کٹھن ہے اس کا پورا اندازہ لگانا بھی ہمارے لئے مشکل نظر آنے لگتا ہے پس ہماری ذمہ داری بے انتہا عظیم ہے ہمیں خود اپنی ہی اصلاح نہیں کرنی بلکہ ساری دنیا کی اصلاح کر کے اُسے آستانۂ الوہیت پر جھکانا ہے جب ہم اپنی ذمہ داری کو دیکھتے ہیں اور اس کے بالمقابل اپنے وسائل اور اپنی کوششوں پر نظر ڈالتے ہیں تو بظاہر عقل یہی کہتی ہے کہ ہم اس ذمہ داری سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ ایسی صورت میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر ہمیں کیا کرنا چاہیئے کہ ہم خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ٹھہر سکیں سو ایک یقینی اور حتمی ذریعہ ایسا ہے کہ جسے اختیار کر کے ہم اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں اور وہ ذریعہ ہے دعا۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم انتھک محنت سے کام لیتے ہوئے مقدور بھر کوشش کریں اور ساتھ کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑائیں اور رو رو کر اس سے دعائیں مانگیں کہ وہ ہماری ناچیز کوششوں میں برکت ڈالے اور خود اس ناممکن نظر آنے والے کام کو انجام دیدے خدا تعالیٰ کی ذات ہمہ قدرت ہے اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں وہ مقلب القلوب ہے اگر ہم مقدور بھر کوشش کے ساتھ ساتھ اس کے حضور میں دعائیں مانگتے چلے جائیں گے وہ ہماری دعاؤں اور ہماری آہ و زاری کو شرف قبول سے نواز کر ایک عالم کو پھیر کر دکھا دے گا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ مبارک ہمارے سامنے ہے آپ سے بڑھ کر ذمہ داری اور کسی کے کندھوں پر نہیں ڈالی گئی آپ بالکل تن تنہا تھے اور تھے بے زر اور بے زور تھے کوئی قرینہ آپ کی کامیابی کا موجود نہ تھا حالات کہتے تھے کہ آپ دنیا کے ناکام ترین انسان ثابت ہوں گے۔ لیکن ہوا کیا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے کامیاب ترین انسان ثابت ہوئے کیوں! اس لئے کہ آپ نے ایاک نعبد وایاک نستعین پر ایسا عمل کر کے دکھایا جو اپنی مثال آپ ہے ایک طرف آپ نے ایاک نعبد کے تحت ایسی انتھک جدوجہد کی کہ تاریخ عالم جس کی مثال پیش نہیں کر سکتی۔ اور پھر ایاک نستعین کے تحت خدا تعالیٰ کے حضور ایسی درد بھری دعائیں کیں اور راتوں کو اس کی جناب میں سجدہ ریز رہ کر ایسی آہ و زاری کے ساتھ اس سے استعانت چاہی کہ جس کی اور کوئی مثال نہیں ملتی یہ ایاک نعبد وایاک نستعین پر کمال درجہ استقامت اور مداومت کے ساتھ عمل پیرا ہونے ہی کا نتیجہ تھا کہ خدا تعالیٰ نے قدم قدم پر آپ کی نصرت فرمائی اور آپ کے ذریعہ ایک عظیم الشان اور محیر العقول انقلاب رونما کر کے ایک دنیا کو آپ کا مطیع و منقاد بنا دیا حتیٰ کہ آپ دنیا کے کامیاب ترین انسان ثابت ہوئے

پس اس میں شک نہیں کہ ہماری ذمہ داری بہت عظیم ہے اور ہمارے سپرد جو کام کیا گیا ہے وہ بے انتہا مشکل اور کٹھن ہے لیکن اگر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ایاک نعبد وایاک نستعین پر کما حقہٗ عمل کر دکھائیں تو پھر ہمارا کامیاب ہونا قطعی اور یقینی ہے پس میں دوستوں سے یہی کہوں گا کہ

ایاک نعبد وایاک نستعین

کو اپنا دستور العمل بناؤ پوری پوری جدوجہد سے کام لو لیکن اس پر ہرگز تکیہ نہ کرو۔ بھروسہ خدا پر رکھو اور اس سے مسلسل استعانت کو اپنا شعار بناؤ۔ دعائیں کرو اتنی دعائیں کرو کہ بس اسی کے ہو جاؤ اگر ایسا کرو گے تو تمہارا کامیاب ہونا ایک طے شدہ امر ہے اور جب کوئی امر آسمان پر طے پا جائے تو زمین پر بڑی سے بڑی چیز بھی اس کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔

آپ نے خدام کو حضرت ابراہیمؑ کی ایک دعا بکثرت پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔ دعا یہ ہے

رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَّأَلْحِقْنِي بِالصّٰلِحِينَ۔ وَاجْعَلْ لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ۔ وَاجْعَلْنِي مِن وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ۔ (سورۃ شعراء آیات ۸۴ تا ۸۶)

یعنی۔ اے میرے رب مجھے صحیح تعلیم عطا کر اور نیکوں میں شامل کر اور بعد میں آنے والے لوگوں میں ایک ہمیشہ قائم رہنے والی تعریف مجھے بخش اور مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے بنا۔

آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۷